بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صبحِ نعت

(نعتیہ مجموعہ)

شاعر

سید حبدار قائم

ناشر

ادب سماج انسانیت پبلی کیشنز
اسلام آباد، لاہور، ملتان، کراچی
ASI مارکیٹنگ سروسز پاکستان عظیم پلازہ کمیٹی چوک میٹرو اسٹیشن مری روڈ راولپنڈی
051 5184707 0312-5400326

صبحِ نعت

(نعتیہ مجموعہ)

شاعر

سید حبدار قائم

The author

Syed Hubdar Qaim

ASI Publications Pakistan

Islamabad Multan.Lahore.Karachi

0312-5400326

ISBN : 978-627-7596-93-4

نام کتاب	:	صبح نعت
شاعر	:	سید حبدار قائم
ناشر	:	انٹرنیشنل رائٹرز فورم پاکستان
حروف خوانی	:	شاعر
کتابت	:	ہم راز افق، تہذیب فاطمہ
سرورق	:	محمد ندیم قاصر
سال اشاعت	:	۲۰۲۴
قیمت	:	۱۰۰۰
تعداد	:	۵۰۰
مطبع	:	ASI پرنٹنگ پریس (پاکستان)

ASI Marketing Services Pakistan Near Committee
Chowk Metro Station Murree Road Rawalpindi

051 5184707 0312-5400326

انتساب

حضرت علی علیہ السلام کی پیاری بیٹی

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی بے مثال

قربانیوں کے نام

اظہارِ خیال

اللہ تعالٰی کی بابرکت ذات کا شکر گزار ہوں کہ میرا دوسرا نعتیہ مجموعہ صبحِ نعت اشاعت آشنا ہو رہا ہے میرے لاکھوں کروڑوں درود و سلام میرے آقا پاک ﷺ پر جن کے کرم سے مجھ پر فیضانِ نعت ہو رہا ہے میں اپنے مرشد حضرت سائیں محمد جاوید اقبال طور قادری سروری کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے دعا و نگاہ سے نوازا ہے اور میں نعت لکھنے کے قابل ہوا ہوں

جناب سعادت حسن آس کی شفقت اور راہنمائی ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہے میں ان کا بھی مشکور ہوں۔

استاد الشعرا جناب گوہر رحمان گوہر مردانوی نے اس کتاب میں میری بھرپور راہنمائی کی ہے ان کی اصلاح اور قیمتی مشورے تا زیست مجھے یاد رہیں گے کتاب کی تقریظ لکھنے پر میں خصوصی طور پر ان کا مشکور ہوں

اس نعتیہ کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں ڈھلیاں گاؤں کے میرے پیارے دوست غلام عنصر نے میری خصوصی طور پر مدد فرمائی ہے جس کے لیے میں ان کا مشکور ہوں

اللہ تعالٰی ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

گولڈ میڈلسٹ

سید حبدار قائم غریبوال اٹک

تقریظ

از گوہر رحمان گہر مردانوی

فی زمانہ جہاں لطیف جذبوں کی کمیابی اور لغویات کی فروانی کا رونا ہے جبکہ کتب بینی کو ایک طرف رکھ دیا گیا وہاں کچھ لوگ ادب لطیف کا بارِ گراں ناتواں کندھوں پر اٹھائے ڈھو رہے ہیں تا کہ آخری ہچکیاں لیتی سخن پروری کو بمشکل تمام سہی سہارا دیں کیونکہ یہ کتب بینی کا آخری زمانہ ہے اس کے بعد شائد کتاب ہی نہ ملے مطالعہ کے لیے۔ سیدی، سید حبدار قائم غریب وال اٹک جو کہ نام و شجرہ سے اہل بیت اطہار سے منسلک ہیں تو لامحالہ افتادِ طبع کا میلان مذہبی اصنافِ سخن کی طرف ہونا کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔

جیسا کہ اہل علم اور صاحبانِ بصیرت کو پتہ ہے کہ سخن سازی اور منظوم اصناف سخن میں حمد و نعت اور مناقب و مرثیہ جات لکھنا کارِ مشکل ہے کیونکہ اگر دینی علوم سے واقفیت کے ساتھ ساتھ عمل نہ ہو تو ان اصناف سخن میں طبع آزمائی کرنا آسان نہیں۔ سید حبدار قائم کو اگر الفاظ کے آئینے میں پرکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ صاحب کلام کو قدرت کلام اس لیے بھی ان اصنافِ سخن پر حاصل ہے کہ وہ دینِ محمدی پر پوری طرح عمل پیرا ہیں خاکسار نے بھی جہاں کہیں بھی اسے دیکھا تو بارگاہ رب العزت میں سر بہ سجود دیکھا۔

یہ تو سب جانتے ہوں گے کہ سید حبدار قائم ایک کہنہ مشق ادیب و شاعر ہیں تو اس پر اردو کے اس پیادے کو لکھنے اور شخصیت کی اس پہلو پر بات کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اس لیے خاکسار صرف اس کی صبحِ نعت پر بات کو آگے بڑھائے گا۔ جیسا کہ میں نے اوپر وضاحت کی کہ حمد و نعت و مناقب جیسی سنگلاخ اور احتیاط طلب صنف سخن پر اگر کسی کو عبور حاصل ہے تو باقی اصناف سخن اتنے مشکل نہیں۔

کتاب صبحِ نعت سید حبدار قائم بھائی کا نعتیہ مجموعہ اس لحاظ بھی منفرد و ممتاز حیثیت کا حامل ہے کہ صاحب کلام کا قلم جب جب قرطاسِ ابیض پر گھوما ہے تو طواف کعبہ اور ایک جذب کے عالم میں مدینہ کی گلیوں سے محبت سینچ کر اسودی سیاہی سے اس طرح بھر دیا ہے کہ انسان اگر ایک بار کتاب کا مطالعہ شروع کر دے تو حرف اول تا آخر سر اٹھانے کی فرصت نہیں ملے گی اور خیالات کی بحر بے کراں میں غوطہ زن تب نکل آئے گا جب کنارے کی آخری حد تک پہنچے گا۔

اس اردو کے پیادے گوہر رحمان گہر مردانوی کو نہ تو دعویٰ تھا نہ ہے کہ ایک کہنہ مشق استاد ادیب و شاعر ہے اور نہ کبھی ہو گا لیکن سید حبدار قائم نے کتاب ہٰذا پر تقریظ لکھنے کی دعوت دی تو الٹے سیدھے کمزور الفاظ میں اپنے دل کی آواز آپ تک پہنچا رہا ہوں کتاب ہٰذا کو نہایت عرق ریزی سے مطالعہ کرنے کا محرک سید حبدار قائم بھائی کا ہم جیسے اردو کے پیادوں پر اعتماد بنا جب اس نے ہمیں معتبر سمجھ کر اصلاح کلام کے لیے چنا تو اس لیے ضروری امر ہے کہ تخلیق کار سے زیادہ اصلاح کار کلام کو ہر پہلو سے دیکھتا ہے اور انتہائی احتیاط سے کارِ اصلاح کرتا ہے اس لیے دوران اصلاح سیدی کے زرین خیالات سے واقفیت اور میلانِ طبع کا پتہ چلا جب کہ کلام کی پختگی آج کے شعراء سے کہیں زیادہ بہتر ہے مگر ان کا کہنا ہے کہ میں نے میدانِ نثر سے نظم کی طرف چھلانگ لگائی ہے اس لیے نو آموز ہوں لیکن کلام کی اصلاح میں

ہمیں دیگر نو آموز شعراء کی کتابوں کی اصلاح کرتے وقت جس مشکل کا سامنا ہوتا ہے حبدار بھائی کے معاملے میں ایسی کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

صبحِ نعت میں جہاں حمد و نعت اور مناقب کی نیرنگی نظر آتی ہے وہاں سنگلاخ اور مشکل زمینوں پر طبع آزمائی کا ایک وسیع تجربہ بھی ملتا ہے جو ہر کوئی ایسا نہیں کر سکتا جبکہ نعوت و مناقب کے تقاضے پورے کرنا وسیع دینی فہم وادراک کے بغیر ممکن نہیں۔

ہر نعت پاک میں رسالت مآب حضرت محمد ﷺ سے محبت کی ایسی خوشبو آتی ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے اس لیے درویش صفت انسان سید حبدار قائم کو بطور شاعر مداحِ مصطفیٰ ﷺ کہوں تو غلط نہ ہو گا جبکہ اہل بیت اطہار سے جنون کی حد محبت اور شاتمین پر برگشتہ نظر آنے والے اس خاکسار انسان کا دل شعلہء جوالہ بنا رہتا ہے

جہاں ختم رسالت کے بارے انتہائی سخت رویہ اپنائے ہوئے ہیں وہاں خاک مدینہ کے ذرے ذرے سے اس کے کلام میں پیار نظر آتا ہے مثلاً کئی جگہ اسکا اظہار یوں ملتا ہے کہ

جب خیالوں میں نبی پاک کا روضہ ہی رہے
نقش سرکار بھی سانسوں میں اتر جاتا ہے

یا

ان کے نعلین تلے خاک جو قسمت سے رہی
بن کے پرنور وہی خاکِ شفا مہکی ہے

شاتمین کو علی الاعلان پکار کر کہتے ہیں کہ

جب تلک اسم محمد کی نبوت قائم
تب تلک ختم نبوت کی صداقت قائم

یا

میں گستاخِ نبی کا سر اڑا سکتا اگر قائم
بشر میں بھی نڈر ہوتا بشر ایسا ظفر ہوتا

اگر لکھنے پہ آجائیں تو اس مجموعے صبحِ نعت سے زیادہ ہماری تقریظ ہو گی کیونکہ **پچھتر** کلاموں پر مشتمل اس مجموعے کو چند حقیر الفاظ میں سمیٹنا کار دار داست اس لیے اس نعت پاک پر قلم کو روک لیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار ﷺ سنائی ہے کہ سبحان اللہ
زندگی بھر جو کمائی ہے کہ سبحان اللہ

دیکھ کر مصطفوی شان ہوئے سب گویا
مظہرِ شانِ خدائی ہے کہ سبحان اللہ

مُردہ دل مدحتِ سرکار سے بیزار مگر
زندہ دل کی یہ کمائی ہے کہ سبحان اللہ

محوِ حیرت تھے بہت چاند ستارے اس پر
رب نے معراج کرائی ہے کہ سبحان اللہ

عرش تک خاص سواری کو جو مہمیز کرے
نور نے ایسے اُڑائی ہے کہ سبحان اللہ

تیرگی سارے زمانے سے مٹانے کے لیے
شمعِ اسلام جلائی ہے کہ سبحان اللہ

ایسے گزرے ہیں وہ ﷺ مابین عدو کے تب ہی
داد دشمن سے بھی پائی ہے کہ سبحان اللہ

مرحبا کہتے ہوئے دف پہ مدینے سب نے
نغمگی اپنی دکھائی ہے کہ سبحان اللہ

اُن ﷺ کو عزت سے نوازی جو خدا نے قائم
تخت سے اونچی چٹائی ہے کہ سبحان اللہ

حمد باری تعالیٰ

جو نام تیرا دیکھوں اعلیٰ ہے نام تیرا
دارین میں اسی سے ہے فیضِ عام تیرا

ہر سمت کیسے جلوے چھائے ہوئے ہیں تیرے
بٹتا ہے رزق تیرا دینا ہے کام تیرا

توحید پر کٹے ہیں توحید پر مرے ہیں
فردوس میں ملے گا دیدارِ عام تیرا

تیری مدد کا ہم کو ہر بار ہے سہارا
دنیا کی ہر مدد پہ قبضہ مدام تیرا

تیرے کرم سے مولا دنیا ہری بھری ہے
ہر چیز کو سلامت رکھنا ہے کام تیرا

انعام و رحمتوں کا ہر سو نزول یارب
ثابت ہر ایک شے جب ہے دوام تیرا

حبدارؔ پر کرم ہے جو نعت گو بنایا
احسان تیرا صُبحُ احسان شام تیرا

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اپنے مالک کے وہ ﷺ دلدار ہوئے ،خوب ہوئے
ساری دنیا کے جو ﷺ سرکار ہوئے، خوب ہوئے

ہم نے مانگا ہی نہیں رب سے کوئی ان کے سوا
ان ﷺ کے جلوے کے طلبگار ہوئے ،خوب ہوئے

جن کی دھڑکن میں بسے ہیں میرے آقا ﷺ ہر دم
عشق احمد ﷺ سے وہ سرشار ہوئے ،خوب ہوئے

اُن ﷺ کی سیرت کے کرشمے سے ہی میرے دل میں
معاف کرنے کے جو آثار ہوئے، خوب ہوئے

ان ﷺ کی خوشبو نے سکوں بخش دیا ہے پل پل
جس گھرانے میں وہ ﷺ ضو بار ہوئے، خوب ہوئے

جس طرف دیکھا نظر آیا ہے جلوہ ان ﷺ کا
پیدا آثار جو ہر بار ہوئے ،خوب ہوئے

بس اسی بات پہ نازاں کہ مدد مانگی تو
میرے جیسے کے مددگار ہوئے، خوب ہوئے

جس ﷺ کا عاشق ہے جہانوں کا وہ سلطان اللہ
اس ہی لاریب کے حبدار ہوئے، خوب ہوئے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جو مصطفٰی ﷺ نہ بناتا بصورتِ دیگر
خدا جہاں نہ سجاتا بصورتِ دیگر

فلک پہ تارے، زمیں پر یہ رنگ و نور کہیں
شجر نہ پھول لگاتا بصورتِ دیگر

اگر حضور ﷺ نہ جلوہ فگن یہاں ہوتے
یہ فصلِ گل نہ اگاتا بصورتِ دیگر

یہ جلترنگ یہ بلبل یہ تتلیاں ساری
یہاں کوئی نہ اڑاتا بصورتِ دیگر

رسولِ پاک اترتے نہ اس زمیں پہ اگر
نہ کوئی نعت سناتا بصورتِ دیگر

خدا نہ ہوتا جو عاشق مرے نبی ﷺ کا اگر
نہ عرش پر وہ بلاتا بصورتِ دیگر

اگر نبی ﷺ کی تمنا نہ ہوتی بستر پر
خدا ،علی نہ سلاتا بصورتِ دیگر

قلم نہ لکھتے کسی پر نعوت بھی قائم
یہ زمزمے نہ بناتا بصورتِ دیگر

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میلاد میں فضائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل
مدحت یہی سنائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

کونین ہو گئی ہے منور جو نور سے
گلریز ہیں صبائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

میلادِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر خدا نے پِسَر دیے
کیا خوب ہیں عطائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

جتنے گئے منانے محافل رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی
اُن کی معاف، خطائیں، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

مل جائے ہم کو اذنِ زیارت بھی یا نبی ﷺ
دیدار خود کرائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

فخرِ فنا ہو آج بھی امت رسول ﷺ کی
مانگی ہیں یہ دعائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

میلاد پر پکے گی نیازِ رسول ﷺ جب
مفلس کو بھی کھلائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

ذکرِ نبی ہے ارفع و اعلیٰ جہان سے
دیتا ہے رب صدائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

قرآں کے قاریوں کو جو بہتر کہا تو پھر
قرآن ہم پڑھائیں ، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْل

جملہ کہا عظیم یہی نعت گو نے بھی
الفاظ یہ دکھائیں، لَقَدۡ جَاۗءَکُمۡ رَسُوۡل

قائم نے یہ رسول ﷺ کی آمد پہ خود کہا
نظریں ذرا جھکائیں ، لَقَدۡ جَاۗءَکُمۡ رَسُوۡل

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

انہیں نکہت کا پیکر مانتے ہیں
جو احمد ﷺ دل کے اندر مانتے ہیں

درِ اقدس سے مل جائے جسے ضو
اُسے خیبر کا صفدر مانتے ہیں

جسے سرکار ﷺ کے گھر سے ہو نسبت
اسے ہم سب ابو زر مانتے ہیں

ترانے مصطفٰی ﷺ کے لکھتا ہے جو
اسے شاعر بھی بہتر مانتے ہیں

ہے جس گھر میں محمد ﷺ کی ولادت
وہ ہم سب سے بڑا گھر مانتے ہیں

جو نامِ مصطفٰی ﷺ پر دے گا صدقہ
اُسے دل کا تونگر مانتے ہیں

درِ خیبر اڑایا جس نے پل میں
نبی ﷺ اس کو غضنفر مانتے ہیں

جسے قائم مودت ہے نبی ﷺ سے
اُسے خوشبو کا عنصر مانتے ہیں

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

طائف میں خود نبی ﷺ نے کہا اک بیان میں
امت مری کو رکھنا خدایا امان میں

ماں جی سے یہ سنا ہے صحیفے ہوں یا کتاب
قرآن بھی رقم ہے محمد ﷺ کی شان میں

جب نام ان کا آئے تو صلِ علی کہو
آئے گی پھر مٹھاس تمہاری زبان میں

رہتا ہے میرے آقا ﷺ کے دل میں جو بے نیاز
رہتا نہیں خدا وہ کسی کے مکان میں

ہر وقت ان کے بارے میں سوچو تو نعت ہو
رہتے ہیں میرے آقا ﷺ بھلے دل کے دھیان میں

بے نام کیسے رہتا ، قلم اُن کا تھام کر
مشہور ہو گیا ہوں جو مدحت بیان میں

میں چل پڑا اکیلا مدینہ کی راہ پر
یہ ایک ہی لگن ہے مری اس جہان میں

ناموسِ مصطفٰی ﷺ کے لیے جان بھی فدا
کچھ تیر پاس رکھتا ہوں اپنی کمان میں

میں پھونک مار دوں تو شفا یاب ہو مریض
قائم کی مدحتوں کا اثر ہے زبان میں

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ہم آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے عاشق ہیں کب غیر بسانے والے ہیں
آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی توقیر پہ ہم یہ جان لٹانے والے ہیں

قسمت پر نازاں ہوں شب بھر دیکھا میں نے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو
شب بھر میرے آنگن میں وہ خواب سنانے والے ہیں

عرشِ بریں کو خوب سجانا حکم ہوا صادر رب کا
عرشِ معلیٰ پر خالق محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بلانے والے ہیں

ہر سو جب اعلان ہوا کچھ ایسا رب کی جانب سے
جتنے ہیں قوسین کے پردے سبھی اٹھانے والے ہیں

آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اپنے دیس میں آئیں ہم سب پر احسان کریں
ہم ادنی خادم ہیں بس نعلین اٹھانے والے ہیں

"**من کنت مولا**" کا اب اعلان کریں گے دھرتی پر
حُبِ علی کی الفت کے وہ جام پلانے والے ہیں

سر دھڑ کی بازی والے توہین رسالت کے داعی
آقا کی حرمت پر قائم سر بھی کٹانے والے ہیں

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

رب کے گھر میں ہاتھ اٹھائے نعت میں
خوب روئے ، تلملائے نعت میں

مرتبہ حسانؓ کا پایا نہیں
نام ،نامی گرچہ آئے نعت میں

آج محفل ہے بپا میلاد کی
" آپ ﷺ آئے مسکرائے نعت میں "

لوگ چہرہ غور سے دیکھیں مرا
ہجر اُن ﷺ کا جب رلائے نعت میں

اُس گھڑی حیراں فلک بھی ہو گیا
گل کسی پر کوئی لائے نعت میں

اشک سے تر ہوگیا دامن مرا
جب محمد ﷺ نام آئے نعت میں

لفظ مدحت کے ہوئے ، بے اختیار
آج مسجد میں سنائے نعت میں

لب درودِ مصطفٰی ﷺ پر وا ہوئے
ذہن و دل بھی جھلملائے نعت میں

جب سنائی نعت اُن ﷺ کو روبرو
ایک دم لب کپکپائے نعت میں

جس نے سیرت پر کیا ان ﷺ کی عمل
لفظ ،کاغذ گدگدائے نعت میں

خواہشِ حبدارؔ اتنی ہے فقط
نام اِس کا جگمگائے نعت میں

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

آقا ﷺ کی ثنا کرنا آسان کہاں ہے
مدحت یہ ادا کرنا آسان کہاں ہے
حسانؓ سے لہجے میں ہر وقت یقیناً
ماحول بپا کرنا آسان کہاں ہے
قربان ہوئے جیسے حسنین کے بیٹے
پھر ایسے فدا کرنا آسان کہاں ہے
آقا ﷺ جو اٹھاتے تھے وہ رنج، سنا کر
غم ناک فضا کرنا آسان کہاں ہے
آقا ﷺ کا پسینے سے خوشبو کو سجا کر
گلریز صبا کرنا آسان کہاں ہے
سرکار ﷺ کے دشمن کو نہ جینے کا حق دو
بس ایسی وفا کرنا آسان کہاں ہے
دشمن کے لیے قائم سرکار ﷺ کی طرح
ہر وقت دعا کرنا آسان کہاں ہے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

آنکھوں کی اس جھڑی کو گھٹا دے تو اے خدا
ساون میں ان ﷺ کا چہرہ دکھا دے تو اے خدا

ہجرِ نبی ﷺ گراں ہے، ہٹا دے تو اے خدا
ساون نہ بیت جائے ملا دے تو اے خدا

آواز "امتی" کی اٹھائیں گے حشر میں
برکھا میں وہ کلام سنا دے تو اے خدا

ساون میں اب ملا دے تو اپنے حبیب ﷺ سے
پردے مری نظر سے اٹھا دے تو اے خدا

کوئی نہیں ہے میرا وسیلہ جہان میں
حسنین کو وسیلہ بنا دے تو اے خدا

قربِ نبی ﷺ نہیں ہے مقدر میں تو مجھے
نعلین کے ہی پاس سلا دے تو اے خدا

ساون گزر رہا ہے یہ من تیرگی میں ہے
وصلِ نبی ﷺ سے اس کو ضیا دے تو اے خدا

ساون کی اگلی رُت میں یہ ہستی کسے ملے
گرتا ہوا نصیب اٹھا دے تو اے خدا

حبدار کو بھروسہ ہے تجھ پر جہاں نواز
برسات میں حبیب ﷺ دکھا دے تو اے خدا

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اس لیے دل میں محبت کے اجالے رکھے
تاکہ دامن میرا مدحت کو سنبھالے رکھے

کیوں نہ رکھوں میں انہیں دل کے نہاں خانوں میں
نور احمد ﷺ کے خدا پاک نے ہالے رکھے

تم فقط چاہو محمد ﷺ کے گھرانے یارو
رب نے قرآن میں بھی جن ﷺ کے حوالے رکھے

دل ثنا خوانیء احمد ﷺ سے اگر خالی ہوں
ان کے دل پاک خدا نے بھی ہیں کالے رکھے

ٹوٹ کر ہم نے جو آقا ﷺ سے محبت کی ہے
یادِ احمد ﷺ کے سوا فکر پہ تالے رکھے

اُن ﷺ کی دشمن سے بچانے کے لیے جانِ جہاں
اک درِ غار پہ مکڑی نے بھی جالے رکھے

سخت اس دن میرے اللہ نے سرِ محشر بھی
ان ﷺ کے اندازِ شفاعت بھی نرالے رکھے

ایسا حبدارؔ مجھے دل سے ہے پیارا مومن
جو لہو آپ ﷺ کی حرمت پہ اچھالے رکھے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سوچ میں آپ ﷺ صرف آئے ہوئے
تب کھڑا ہوں نظر جھکائے ہوئے
آپ آئیں مرے بھی گھر! آقا
میری بیٹی ہے دف سجائے ہوئے
نور نے تب مجھے ہے گھیرا ہوا
خاکِ نعلین ہوں اٹھائے ہوئے
خواب میں ہم ملے نہیں اُن سے
ایک مدت ہوئی وہ ﷺ آئے ہوئے
اشک لے کر مدینے جاوں گا
اپنے رخسار پر سمائے ہوئے
اپنے طیبہ میں اب تو آنے دیں
ہم جہاں بھر کے ہیں ستائے ہوئے
اک زمانہ ہوا ہے خوابوں میں
نعت قائم انہیں ﷺ سنائے ہوئے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

شہِ دوسرا ﷺ کا جو نام آگیا
فرشتوں کا مجھ پر سلام آ گیا

صدا ان کے بچوں نے دی تو کہا
غلام آ گیا جی، غلام آ گیا

درودِ نبی ﷺ سے منایا ہے رب
مجھے زندگی میں یہ کام آ گیا

صبا جب مدینے سے آئی یہاں
زباں پر مہکتا کلام آ گیا

کہا اُن سے آقا ﷺ ہوں بھوکا بہت
کوئی در پہ لے کر طعام آ گیا

ہوں مصروفِ مدحت کہا رُک اجل
تو پھر زندگی کو دوام آ گیا

درود نبی ﷺ سے یہ عزت ملی
لحد میں گیا ہوں تو جام آ گیا

کہا میری ہستی مکمل نہیں
مجھے نعت کا اہتمام آ گیا

مدینہ میں قائم ہمیشہ رہوں
مری سوچ میں یہ مرام آ گیا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نعلین چومنے کو میں ہوں بے قرار آج
مجھ کو بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نگر میں اتار آج

قسمت میں بار بار ملاقات ہو مری
مجھ بے خمار کو بھی عطا کر خمار آج

ہر سال جا رہے ہیں بشر نیک خو وہاں
خضری کے زائرین میں کر دے شمار آج

عظمت بتا رہے ہیں زمانے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
مدحت پہ یہ منار ہیں لاکھوں ہزار آج

مدحت کے دائرے سے میں باہر نہیں گیا
ہر بار کر حصار مرے غم گسار آج

اے کاش یہ نظر بھی تلاشِ نقوش ہو
طیبہ کے آس پاس حسیں بے شمار آج

میرے نبی ﷺ سوار کہ جس اونٹنی پہ ہوں
ہاتھوں میں اُس کی آئے مرے بھی مہار آج

دورِ خزاں ہستی ء آدم پہ بار تھا
ان کے کرم سے زیست میں آئی بہار آج

چلنا ہے گر حضور ﷺ کی سیرت پہ مستقل
حبدار نفس و قلب کو پہلے سُدھار آج

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مجتبٰی اوجِ رحمت پہ لاکھوں سلام
یا کہوں رمزِ رفعت پہ لاکھوں سلام

لے کے آئے ہیں جو اپنے رب کا کلام
اس مثالی ہدایت پہ لاکھوں سلام

دلفگاروں کی خاطر بنے غم گسار
مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عنایت پہ لاکھوں سلام

بس انہی کا مری عاشقی میں ظہور
اس قدر ان کی چاہت پہ لاکھوں سلام

رچ گئی ہے رگوں میں جو مدحت مری
کیوں نہ ہو اس عنایت پہ لاکھوں سلام

ہو گی ہم سے عمل کی جہاں باز پرس
واں پہ راجِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

کر لیا ہے کسی نے بھی جب احترام
اس کی ہر اک اطاعت پہ لاکھوں سلام

کہہ رہے تھے مَلَک بھی بصد احتشام
"مصطفٰی ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

خود کو کر قائمِ مصطفٰی ﷺ، احتضار
خلد میں جس کی عترت پہ لاکھوں سلام

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

زمیں کے فرش پہ ایسا کہاں ہے نکہت میں
مرے حضور ﷺ ، ہیں جیسے یہاں نَظَافت میں

سلام پڑھنے سے آقا ﷺ جواب دیتے ہیں
درود پڑھنے سے رہتا ہوں میں ذَکاوت میں

غمِ حیات سے فرصت نہیں مجھے اب تک
ابھی تو لکھنی ہے مدحت مجھے رَفاقت میں

خدا کرے کہ میں لکھتا رہوں یہ نعت سدا
خدا کرے کہ وہ سنتے رہیں یہ جنت میں

سنائیں خلد میں حوریں حضور ﷺ کو جا کر
کمی رہے نہ مری نعت کی بلاغت میں

کہا کمال ہے، جبریل نے جہاں پھر کر
مرے حضور ﷺ سا کوئی نہیں وَجاہت میں

نبی کی شان کوئی بھی سمجھ نہیں سکتا
تبھی کتابِ خدا آئی ہے وضاحت میں

عرب میں شیر و شکر کر دیے بشر سارے
وہ دو جہان سے بڑھ کر کیے حَلاوت میں

بنا حضور ﷺ نہیں رہ سکے شبیر تو پھر
خدا سے مانگا ہے اکبر تبھی شَباہت میں

بنا حضور گزارہ مرا کہاں قائم ؟
میں لوں گا نعت کا انعام بس قیامت میں

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

قسمت سے جب مدینے میں جائیں گے ایک دن
اُن کو دلِ اداس دکھائیں گے ایک دن
پوتا عطا کرے گا کبھی جب خدا مجھے
لوری نبی ﷺ کی اُس کو سنائیں گے ایک دن
کر کے بپا گھروں میں محافل حضور ﷺ کی
دھرتی پہ سب فرشتے بلائیں گے ایک دن
گلریز محفلوں میں بلائیں گے نعت گو
شاعر گلی محلہ سجائیں گے ایک دن
میلاد پر غریب کی بیٹی کو دے کے زر
پیلے حنا سے ہاتھ کرائیں گے ایک دن
مومن کریں گے خوب، یتیموں کی پرورش
آگے بھی نیکیوں میں تو جائیں گے ایک دن
حبدارؔ نے سنا ہے سبھی عاشقوں سے یہ
مدحت کے وہ چراغ جلائیں گے ایک دن

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مصطفیٰ ﷺ کی ثنا میں رہتا ہوں
گل طرازی ادا میں رہتا ہوں

ہیچ ہے یہ فنا ہی نظروں میں
نعت کہہ کر بقا میں رہتا ہوں

میرے گھر میں ثنائے احمد ہے
میں تو ہر دم عطا میں رہتا ہوں

رکھ دیں آنکھیں نبی ﷺ کی چوکھٹ پر
میں تو ہر پل حیا میں رہتا ہوں

تب ہوں دل کا غنی ،امیرِ وطن
مصطفائی ﷺ ادا میں رہتا ہوں

مجھ کو سالارِ نعت مت کہنا
میں سپاہی عبا میں رہتا ہوں

میں ہوں حسانؓ کا سپاہی تب
نعت کی میں ضیا میں رہتا ہوں

مدحتوں کے فروغ کی خاطر
میں تلاشِ وفا میں رہتا ہوں

اس لیے خوش نصیب ہوں قائم
قریۂ مصطفٰی ﷺ میں رہتا ہوں

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

چراغِ فکر میں ذکرِ نبی ﷺ ضروری ہے
سدا حضور ﷺ کی یہ روشنی ضروری ہے

درِ نبی ﷺ پہ گیا تو نظر جھکا لوں گا
کہ اُس عظیم جگہ، عاجزی ضروری ہے

میں جاؤں جبکہ درود و سلام لب پر ہوں
کہ اس طرح سے وہاں حاضری ضروری ہے

کہا حضور ﷺ نے امت کو سادگی سے رہو
کہ مومنوں کے لیے سادگی ضروری ہے

اگر کسی کو خدا کا پسند ہونا ہے
تو مصطفٰی ﷺ سے یہاں عاشقی ضروری ہے

اگر ہے دعویٰ ء الفت حضور ﷺ سے مسلم
تو پھر صحابہؓ سا دل باطنی ضروری ہے

کبھی نہ جانا گناہوں کے ساتھ بطحا کو
کہ روح و قلب کی واں تازگی ضروری ہے

اگر حضور ﷺ کے علم و کرم کی خواہش ہو
تو پھر زباں پہ علی حیدری ضروری ہے

مجھے عزیز بہتّر کا نظریہ لوگو
عمل یزیدی ہو تو دشمنی ضروری ہے

درِ رسول ﷺ پہ جاروب کش بنو قائم
کہ نورِ دل کے لیے چاکری ضروری ہے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

نقشِ قدمین کی خماری ہے
خاک بطحا سے فیض جاری ہے

روز ابرِ کرم برسنے سے
نور سے من کی آبیاری ہے

تجھ پہ سجدے کرائے آقا ﷺ نے
خاکِ طیبہ تو جاں سے پیاری ہے

میں درود و سلام کا عاشق
نعت کا وجد مجھ پہ طاری ہے

اس کو دیکھو بہت محبت سے
نعت پڑھنے کی جس کی باری ہے

جس کی زلفوں کی رب قسم کھائے
میرے حسنین کی سواری ہے

جب سے آقا ﷺ خیال میں آئے
نور سا روح و دل پہ طاری ہے

مصطفٰی ﷺ کو پکار کر دیکھو
مشکلوں پر یہ نام بھاری ہے

تب سے حُبدار مُشک و بو میں رہا
جب سے ملنے کی آہ و زاری ہے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

عجزِ درویش سے کاسہ جو بھرا کرتے ہیں
وہ محمد ﷺ کی عطاؤں سے جیا کرتے ہیں

ہے شفا جس میں وہی نام لیا کرتے ہیں
ذکرِ آقا ﷺ سے شب و روز دوا کرتے ہیں

مرحبا کہہ کے محمد ﷺ کا جو دم بھرتے ہیں
اسم ارفع کا وظیفہ وہ ادا کرتے ہیں

جب محمد ﷺ کبھی تشنہ نہیں رہنے دیتے
تشنہ کیوں لوگ زمانے میں رہا کرتے ہیں

فیضِ مرسل کے سوا لفظ تو ملتے ہی نہیں
نعت خوانوں کو بھی آقا ﷺ ہی عطا کرتے ہیں

جن کے سجدوں میں محمد ﷺ کے لیے آنسو ہوں
جام کوثر کے وہ جنت میں پیا کرتے ہیں

ان کو حاصل ہے فضیلت بھی مسلمانوں میں
جو بھلائی کے سدا کام کیا کرتے ہیں

دل میں احمد ﷺ کی زیارت ہو مجھے بھی قائم
جن کے بچوں کی سواری پہ لکھا کرتے ہیں

نعت رسول ﷺ

محمد ﷺ کے در پر جہاں چاکری کی
مجھے مل گئی ہے ادا سروری کی

لباسِ بریدہ مُحمَّدؐ کے صدقے
مثالیں بیاں میں کروں سادگی کی

خدا کی عبادت ، خدا کو ہی سجدہ
انہوں ﷺ نے یہ تعلیم دی بندگی کی

جہاں پر وہ چلتے خراماں خراماں
قسم کھائی رب نے فقط اس گلی کی

نگاہِ مُحمَّدؐ ﷺ سے لکھتا ہوں مدحت
میسر ہے دولت مجھے شاعری کی

عمل کر سکوں ان کی سیرت پہ ہر پل
یہی روشنی ہے مری آگہی کی

سلامی کو آیا ہے خضرٰی پہ چندا
وہ خیرات مانگے گا اب روشنی کی

معنبر سی زلفوں کو چھو کر جو گزری
صبا معترف ہے اُسی خسروی کی

پیا جام جس نے نظافت کا پھر تو
ضرورت نہیں ہے اسے مے کشی کی

ضیا اسمِ احمد ﷺ سے قائم ملے گی
مجھے فکر شب کی نہیں تیرگی کی

استغاثہ بہ شکلِ نعت

بجلی کی گرانی نے یہاں وار کیا ہے
اس بار یہ سرکار ﷺ سے اظہار کیا ہے

دو وقت کی روٹی کو بھی ترسا ہے مسلماں
مزدور کو حالات نے بیزار کیا ہے

جمہور پہ قابض ہے وہ بدکارِ زمانہ
محصول لگا کر ہمیں لاچار کیا ہے

بازار سے ملتی ہیں ملاوٹ سے بھری اشیاء
جو شخص بھی کھا لے اسے بیمار کیا ہے

شفقت سے بھرا ہاتھ رکھیں سر پہ ہمارے
سرکار ﷺ سے دل کھول کے اظہار کیا ہے

ان سب کو ہدایت میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہے ضروری
عشرت نے سلاطین کو بے کار کیا ہے

مفلس کی، یتیموں کی یہ فریاد سنیں جی
دل کا یہ گلہ آپ سے اس بار کیا ہے

امت کو ابھی سایہ ء رحمت میں چھپائیں
شکوہ و شکایت یہی حبدار کیا ہے

سرکار خیالوں میں بسا کر ہی تو قائم
ماحول شکایات سے گلزار کیا ہے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اک بار جو کرتا ہے رسائی روئے در پر
سو بار وہ پاتا ہے بھلائی روئے در پر

دنیا کبھی آئی نہیں اُس شخص کے دل میں
جنت کی کرے جو بھی گدائی روئے در پر

خضرٰی کی زیارت سے پلٹتے ہوئے مجھ کو
لگتی ہے گراں کتنی جدائی روئے در پر

سرکار کے نوکر ہی تو آئے ہیں یہاں پر
تصویر تصور میں بنائی روئے در پر

جھکنے کے لیے در تھا نہ گھر تو میرے دل نے
دنیا نئی اک پل میں بنائی روئے در پر

محبوب کے در پر مری اونچی نہ صدا ہو
جبریل نے تہذیب سکھائی روئے در پر

سب جھومتے پھرتے ہیں ملائک بھی فلک پر
حوروں نے جو مدحت ہے سنائی روئے در پر

میں کیسے فراموش کروں دیدِ نبی ﷺ کو
خواہش میرے دل میں سمائی روئے در پر

منظورِ خدا تیری دعائیں ہیں وہ قائم
جب رو کے تُو دیتا ہے دہائی روئے در پر

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اپنے آقا ﷺ کا حسیں نام لیا کرتے ہیں
سب اداسی میں مسلمان دوا کرتے ہیں
جب بھٹک جاتے ہیں دنیا میں تو آقا ﷺ آ کر
سب کے تاریک خیالوں میں ضیا کرتے ہیں
جب سلاموں کی محافل میں فرشتے آئیں
تو زمیں والوں کی خاطر وہ دعا کرتے ہیں
مفلسی میں جو مسلماں کو کھلائیں کھانا
وہ مرے آقا ﷺ کی سیرت پہ چلا کرتے ہیں
ان ﷺ سے ملنے کے لیے جو بھی تصور باندھے
خواب میں اُس کو کئی بار ملا کرتے ہیں
روشنی لینے فلک سے بھی زمیں پر آ کر
چاند تارے بھی مدینے میں پھرا کرتے ہیں
جیسے میلاد کی محفل ہے زمیں پر قائم
تذکرے ایسے فلک پر بھی ہوا کرتے ہیں

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ ہلکان عاشق فراقِ نبی میں
کہ ہو آستانہ بس اُن کی گلی میں

قلم سے نبی ﷺ کی ثنا پھوٹتی ہے
میں رہتا ہوں اُن کی نہاں دل لگی میں

مری سسکیاں بھی محمد ﷺ سنیں گے
اگر اذنِ طیبہ ملے زندگی میں

تڑپتا رہوں میں سسکتا رہوں بھی
مگر آہ بھرتا رہوں آگہی میں

کبھی ان سے ملنا مرا بھی نصیبا
نبی ﷺ کے میں در کی رہوں چاکری میں

لگا لے مدینہ سے لو ابن آدم
وہ رہتا نہیں ہے سدا تیرگی میں

مجھے اذنِ آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ملا جو نہیں ہے
کوئی تو کمی ہے مری عاشقی میں

میں زندہ ہوں قائم مدینے کی خاطر
زمانہ لگے گا وہاں حاضری میں

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سر ندامت سے جھکائے ہوئے دلدار ﷺ کے پاس
میں تصور میں پہنچ جاتا ہوں سرکار ﷺ کے پاس

جب خیالوں ہی خیالوں میں مدینہ جاؤں
مجھ کو لگتا ہے کہ بیٹھا ہوں میں ضوبار ﷺ کے پاس

جب سے تھاما ہے قلم میں نے یہ مدحت کے لیے
مجھ کو جانے ہی نہیں دیتا ہے تلوار کے پاس

اُسوہ تھامے ہوئے نعلین پہ نعتیں لکھ دوں
عرش پر جاتے ہیں نعلین جو حُب دار کے پاس

یہ کہیں اور میسر ہی نہیں دنیا میں
جو پسینے کی مہک ہے میرے غم خوار ﷺ کے پاس

اُن ﷺ کے در پر ہی تو پایا ہے وہ اعجازِ خودی
جو کہ دنیا میں میسر نہیں تجار کے پاس

جس کا حسنین کی سیرت پہ عمل ہوتا ہے
وہ تو مقبول نظر ہے شہہِ ابرار ﷺ کے پاس

مجھ پہ اظہار کی شوکت کا اثر ہوتا ہے
میرے الفاظ مہک جاتے ہیں سردار ﷺ کے پاس

جب سے تھاما مرے سرکار ﷺ نے تب ہوں قائم
مجھ کو اُس وقت سے دیکھو گے نہ زردار کے پاس

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

آپ ﷺ آئیں بہار ہو جائے
دل مرا مشکبار ہو جائے

ایسی مدحت اثر کرے مجھ پر
دل غزل سے فرار ہو جائے

جب گواہی طلب کریں آقا ﷺ
گوہ بھی پھر تیار ہو جائے

پاسبانی ملے جو طیبہ کی
دل یہ مثلِ مسار ہو جائے

مصطفٰی ﷺ خواب میں مرے آئیں
ختم اب انتظار ہو جائے

مل سکوں ایک بار آقا ﷺ سے
ایسا پھر بار بار ہو جائے

ساری دنیا بھلا کے دل میرا
ان کے پیاروں کا یار ہو جائے

ان ﷺ کی امت پہ ہو مرا سایہ
تن یہ مثلِ چنار ہو جائے

اُس پہ نظرِ کرم بھی ہو آقا ﷺ
جس کا دل غم گسار ہو جائے

قافلے جب چلے مدینہ کو
ساتھ قائم سوار ہو جائے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

شاعری شانِ حُسنِ کامل ﷺ ہو
مدحتِ "الکتاب" داخل ہو

ایک آقا ﷺ اُسے سند بخشیں
عشقِ جامیؒ کا جو بھی حامل ہو

آپ ﷺ غم کی دوا بھی دیتے ہیں
شرط بیمار کوئی حامل ہو

میں تو نازاں ہوں اپنی قسمت پر
میری نعتوں کا آپ ﷺ حاصل ہو

جا کے طیبہ میں چوم لوں جالی
اپنی قسمت اگر نہ غافل ہو

جبسِ دنیا اُسے ستائے گی
آدمی نعت میں جو جاہل ہو

" ذکر جس کا ہے" اوج پر قائم
مدحتوں میں ہمیش واصل ہو

مثلِ حسانؓ ہو کوئی یاں پر
ایسا حبدار کون قابل ہو

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مدینہ کے باسی نہ پھر آنے والے
مجھے ساتھ لے چل ذرا جانے والے

کریں گے زیارت وہ میرے نبی ﷺ کی
مسافر جہازوں پہ اُڑ جانے والے

گلوں کو سجایا وسیلے سے اُن ﷺ کے
مہک سونگھنے دے اے مہکانے والے

زیارت کی خاطر مجھے ساتھ لے چل
مدینہ کے والی ﷺ کے گھر جانے والے

کرم مجھ پہ کر دے زمانے کے مولا
کرم سب جہانوں پہ فرمانے والے

سنورتے نہ کیسے ہدایت سے سنگدل
مدینہ میں بیٹی کو دفنانے والے

مُحمّد مُحمّد ﷺ جنھیں کہتے پایا
وہ انعام رب سے سدا پانے والے

ستاتے رہے ہیں جو میرے نبی ﷺ کو
جہنم میں ہوں گے وہ تڑپانے والے

عطا ہو گی کوثر انہیں بھی نبی ﷺ سے
جو آقا ﷺ کی سیرت ہیں اپنانے والے

جو آقا ﷺ کی حرمت پہ لڑتے ہیں قائم
وہ ہر اک زمانے پہ ہیں چھانے والے

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ہربار وہی شخص پریشاں ہے جہاں میں
آتا نہیں جو فیضِ محمد ﷺ کی اماں میں

طائر بھی بلاتا ہے اُنہیں ﷺ چلتی ہوا میں
مچھلی بھی بلاتی ہے انھیں ﷺ آبِ رواں میں

سرکار ملائک سے کہیں گے اسے چھوڑو
دیتا تھا شہادت یہ مری ، اُردو زباں میں

سرکار ﷺ کے جلوے کی نمائش بھی خداوند
ہر سمت دکھاتا ہے مجھے پیرو جواں میں

سائے سے بھی ہو پاک، پسینے میں مہک ہو
سرکار ﷺ کے جیسا نہیں دیکھا ہے زماں میں

سرکار ﷺ بچائیں تو "کرونا " کی وبا سے
ہم لوگ تو آفت کے ہیں اک وقت گراں میں

ڈرتے ہوئے آتے ہی نہیں خوفِ وبا سے
اک سوز نہاں ہے جو موذن کی اذاں میں

سرکار ﷺ تو ملتے ہیں اُسے جس کو یقیں ہو
ملتے نہیں اُس کو کہ جو رہتا ہو گماں میں

حبدار تو زندہ ہے زمانے میں نبی ﷺ سے
جو سانس کی ڈوری ہے نہاں تن کے مکاں میں

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حُسن و کمالِ نور مُحَیَّر ہے بے مثال
چہرہ مرے نبی ﷺ کا منور ہے بے مثال

مثلِ قمر جہاں پہ چمکتے رہے نبی ﷺ
دنیا کے سب گھروں سے وہی گھر ہے بے مثال

بہہ کر وفورِ شوق سے نکلا ہے چشم سے
چہرے پہ موتیوں کا یہ اختر ہے بے مثال

مدحت شعار جس کی سدا زندگی رہی
توصیف مصطفٰی ﷺ کا وہ اشعر ہے بے مثال

سیرت روا کرے گا تو حجرہ ہے اُن ﷺ کا دل
دنیا میں ایسا شخص بھی اطہر ہے بے مثال

باطن کہاں کسی کو ملا ہوگا طُور پر
جو سامنے ہوا ہے وہ اظہر ہے بے مثال

راتوں کو جاگتا ہے جو احمد ﷺ کے واسطے
آقا ﷺ بھی اس بشر کا وہ محور ہے بے مثال

جس نے نبی ﷺ بنا کے اتارا زمین پر
خالق وہ دو جہان کا اکبر ہے بے مثال

حبدار کو ہوا ہے جو حاصل نبی ﷺ کا ذکر
مدحت نگار ایک یہ جوہر ہے بے مثال

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

قیامت میں شفاعت کی سَند امت نے پالی ہے
اِنہیں معلوم ہے محشر میں بخشش ہونے والی ہے

حرا کی خاک لے کر جب کبھی آنکھوں میں ڈالی ہے
بصارت رب نے احمد ﷺ کے وسیلے سے اُجالی ہے

اگر میلاد کی دعوت میں تم مجھ کو بلاتے ہو
اُسے مدحت سنانی ہے گلی جس نے سجا لی ہے

کوئی سورج سے کہہ دینا کہ رُک رُک کر ذرا نکلے
سَحَر کو روک دوں فوری گلا سوزِ بلالیؓ ہے

کوئی مدحت سناتا ہے تو تڑپتا ہے مرا یہ دل
سماعت میری دنیا کی محبت سے نرالی ہے

مدینہ سے عطا ہوتی ہے اس بندے کو مدحت بھی
مرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضہ کی نظر میں جس کے جالی ہے

نظر اپنی جھکا لینا صدا اپنی دبا لینا
وہاں سے فیض پاتا ہے ادب جس کا مثالی ہے

وہاں قائم اجالا بھی زمانے سے نرالا تر
جہاں حسانؓ جیسا اک سخنور بھی سوالی ہے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

چاند سے میں نے جا کر ابھی یہ کہا
آمدِ مصطفٰی ﷺ مرحبا مرحبا

کل کسی نے کہا تاج کیا ہے ترا
میں نے ہنس کر کہا نقشِ پا نقشِ پا

دردِ دل جو اٹھے تو سنو مشورہ
ہر مَرَض کی دوا مصطفٰی مصطفٰی ﷺ

پھول کی ہر کلی نے مہک کر کہا
مرحبا دلربا مصطفٰی ﷺ با صفا

جھوم کر جا رہی تھی صبا ساتھ ہی
دیکھ کر خوش ہوئی کہہ اٹھی مصطفٰی ﷺ

زندگی سے کہا کیا ہے یہ زندگی
زندگی نے کہا مصطفٰی دلربا ﷺ

عِلم نے دی مجھے مسکرا کر خبَر
جب کہا مصطفٰی ﷺ ابتدا انتہا

آمنہ ذوق سے شوق سے کِھل اٹھیں
گھر میں جب نور کی ہو گئی ابتدا

عاشقی عشق کے عین سے جب ہوئی
یا علی یا علی جھوم کر کہہ دیا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مصطفٰی ﷺ کی نعت کی تاثیر ہے
لب پہ میرے آیہ ِ تطہیر ہے

فاطمہ کو عام بیٹی نہ کہو
مصطفٰی ﷺ کی محتشم تصویر ہے

جن سے زخمی تک عدو کوئی نہ ہو
آپ ﷺ کی رحمت بھری شمشیر ہے

مصطفٰی ﷺ کا ہو جہاں میں جو غلام
علم و حکمت اس کی ہی جاگیر ہے

جس طرف بھی دیکھتا ہوں یہ لگے
مدحتوں کی ہر طرف تنویر ہے

خلد کی وہ نعمتوں کا لطف لے
مصطفٰی ﷺ جس کا جہاں میں پیر ہے

غم گسارِ دل فگاراں کون ہے؟
مصطفٰی ﷺ کی ایک ہی تصویر ہے

مصطفٰی ﷺ کے در بنا جاؤں کہاں
دل پہ الفت کی لگی زنجیر ہے

اپنا قائم تُو مقدر دیکھ لے
آسماں پہ نعت خواں تحریر ہے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

محمد ﷺ محمد ﷺ ہی دل میں سجا کے
بہت خوش ہوا دل کو خضریٰ بنا کے

یہی بات مجھ میں مماثل ہے رب سے
وہ ﷺ محبوب میرے جو ہیں اک خدا کے

کیے سانس شامل نبی ﷺ نے معنبر
مقدر اجالے نبی ﷺ نے صبا کے

ملے شرفِ دیدار سب کو خدایا
یہی لفظ رہتے ہیں لب پر دعا کے

چلے جو محمد ﷺ کی سیرت پہ بندہ
سفر اُس نے پائے فنا سے بقا کے

شبِ تیرگی میں جو سوزن دکھائے
ضیائیں بھی قربان ہیں اُس ضیا کے

خدا اُن ﷺ پہ شیدا ہوا آسماں پر
خدا اُن ﷺ پہ حیراں حسیں تر بنا کے

میں نوکر نبی ﷺ کا مگر اس جہاں نے
کیا پیش لوگوں میں کم تر بنا کے

وہ منظر بھی قائم جہاں میں جدا تھا
کہ ٹکڑے کیا چاند انگلی اٹھا کے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

محمد ﷺ کی چوکھٹ پہ سر کو جھکانے
اٹھو زاہدو چل پڑو غم مٹانے

سنا ہے وہ مٹی بڑی معتبر ہے
چلو ساتھ میرے وہ دل سے لگانے

گری ہیں کھجوریں جو طیبہ میں لوگو
چلیں اپنی پلکوں کے بل وہ اٹھانے

مدینے میں خوشبو جو اُن ﷺ کی رچی ہے
چلو اپنی سانسیں اُسی میں رچانے

ابھی کچھ کبوتر زیارت پہ جا کر
لگے اپنی دھن میں ہیں نغمے سنانے

کہاں اُن ﷺ کی عظمت کہاں میری مدحت
خدا کے نبی ﷺ کو لگا ہوں سنانے

حقیقی ہے مدحت کتابِ خدا میں
خدا ہی کرے بس خدا ہی یہ جانے

انہوں نے ہی مدحت قرینے سے لکھ دی
جنہوں نے ہیں دیکھے وہ ﷺ پیکر سہانے

اُسی وقت گھیرا تھا رحمت نے اُن ﷺ کی
بھنور مجھ کو چکر میں تھا جب گھمانے

اُسی وقت قائم بچایا نبی ﷺ نے
لگے تھے فرشتے لحد میں ستانے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کبھی فکر و نظر کو تُم بلاغت آشنا کرنا
قلم مدحت میں ڈوبے تو فصاحت آشنا کرنا

کہا سرور ﷺ نے امت کو امانت کی حفاظت کر
تو من اپنا مسلمانو ! دیانت آشنا کرنا

طلب ہو تو لہو دینا نبی ﷺ اکرم کی حُرمت پر
اجل کے روبرو تن کو شہادت آشنا کرنا

نبی ﷺ کے بعد پنجتن سے جُڑے رہنا سدا ایسے
کہ اپنے شیر خواروں کو مودت آشنا کرنا

بتانا اپنے بچے کو کسی کا حق کبھی مت کھا
بس اس طرح سے نسلوں کو وراثت آشنا کرنا

کوئی شیعہ کوئی سنی نہیں سارے مسلماں ہیں
ہمیشہ اپنے بچوں کو رفاقت آشنا رکھنا

ہر اک مومن کی عزت میں تمہاری بھی بھلائی ہے
ہر اک مومن کو رازق کا اطاعت آشنا رکھنا

ولایت کیا ہے مولا کی بتانا اپنے بچوں کو
علی قائم علی دائم ولایت آشنا کرنا

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

آخری ہے نبی ﷺ ، عقیدہ رکھ
حشر تک دل میں یہ وظیفہ رکھ
قادیانی کو روکنے کے لیے
تُو قلم نعت میں تپیدہ رکھ
جس جگہ نقشِ پا ملیں اُن ﷺ کے
اپنی گردن وہاں خمیدہ رکھ
مصطفٰی ﷺ اولین و آخر ہیں
حشر تک فکر کو عتیقہ رکھ
خاتم الانبیا رقم کر کے
اپنی دانش، سدا انیقہ رکھ
خاتم الانبیاء اذاں میں عیاں
فکر میں یہ نہاں سلیقہ رکھ
شعر کے پھول دے کوئی قائم
روبرو نعت کا حدیقہ رکھ

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یہ دنیا رشک کرتی ہے محمد ﷺ کی عطاؤں پر
انہی کے نام کی چھاؤں رہے گی بے نواؤں پر

کہیں واللیل کہتا ہے کہیں یٰسین کہتا ہے
خدا بھی فخر کرتا ہے محمد ﷺ کی اداؤں پر

ولادت آمنہؓ کے گھر ہوئی تو سب نے یہ دیکھا
قیامت آ پڑی کعبے میں سب جھوٹے خداؤں پر

ستمگر جب گراتے تھے غریبوں پر کہیں آتش
برستے تھے وہ ﷺ رحمت بن کے اپنے اُن گداؤں پر

نسیمِ صبح نے مستی میں آ کر یہ بتایا ہے
ہر اک جا سایۂ رحمت رہا چھایا فضاؤں پر

دعا میری نہیں رکتی خدا کے پاس جانے سے
درودِ مصطفٰی ﷺ کی مہر ہے میری دعاؤں پر

صحابہؓ رشک فرماتے تھے حبشیؓ کے مقدر پر
خدا بھی شاد اس لمحہ غلاموںؓ کی وفاؤں پر

محمد ﷺ گفتگو کرتے جو رب سے غار کے اندر
حرا کا غار اتراتا ہمیشہ اُن صداؤں پر

مجھے حبدارؔ قائم یوں ہوا محسوس گلشن میں
مہک بھی ناز کرتی ہے مدینے کی ہواؤں پر

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نہ ہی صورت نہ ہی سیرت میں آیا ہے نہ آئے گا
محمد ﷺ سا کوئی فطرت میں آیا ہے نہ آئے گا

ہمیشہ جن کی نصرت سے مدد پہنچی غریبوں کو
جہانِ حسن کی شوکت میں آیا ہے نہ آئے گا

کوئی انسان دنیا میں بنا سایہ نہیں ہوتا
کوئی بن سایہ و ندرت میں آیا ہے نہ آئے گا

اگر پتھر بھی برساتے تو لوگوں کو دعا دیتے
کوئی بھی آپ ﷺ سی رحمت میں آیا ہے نہ آئے گا

جسے ہو ظلم سے نفرت محبت امن سے بس ہو
وہ انساں آپ ﷺ سی مورت میں آیا ہے نہ آئے گا

زمیں کے ساتھ جس کی آسماں پر ہو پذیرائی
کوئی بھی آپ ﷺ سی شہرت میں آیا ہے نہ آئے گا

نبی تو اور بھی گزرے مگر تطہیر کا خاصا
کسی کی آل کی عترت میں آیا ہے نہ آئے گا

جہاں جبریل رکتا تھا وہاں بڑھتے گئے آگے
کوئی جبریل سا حیرت میں آیا ہے نہ آئے گا

بجائے دف مدینے کے جو بچوں نے محبت میں
کوئی بھی آپ ﷺ سا ہجرت میں آیا ہے نہ آئے گا

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نبی سیدھا رستہ بتا کر گئے ہیں
بشر کو خدا سے ملا کر گئے ہیں

زمیں زاد زندہ جو درگور کرتے
وہ سب بیٹیوں کو بچا کر گئے ہیں

غریبوں میں بانٹو امیروں سے لے کر
غریبوں کا حق بھی بتا کر گئے ہیں

وہ سجدے میں روتے خدا کو مناتے
صدا عاجزی کی لگا کر گئے ہیں

فضاؤں میں جو ہے یہ مسحور خوشبو
وہ دنیا کو جنت بنا کر گئے ہیں

وہ درسِ اخوت مسلماں کو دے کر
دلوں سے کدورت مٹا کر گئے ہیں

خدا داد قوت سے نفرت مٹا کر
محبت سے دنیا سجا کر گئے ہیں

اٹھا کر وہ شانوں پہ شیر خدا کو
وہ بت سارے کعبہ سے ڈھا کر گئے ہیں

اذاں کی ثنا گونجتی ہے جو قائم
خدا کی مساجد بسا کر گئے ہیں

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جب کبھی صبح دعاؤں کی مہک آتی ہے
میرے گاؤں سے ہواؤں کی مہک آتی ہے

جب وہ معراج سے واپس ہوئے تاروں نے کہا
عرش پر اُن کی اداؤں کی مہک آتی ہے

جب حرا غار خیالوں میں کبھی آتا ہے
سسکیوں ساتھ صداوں کی مہک آتی ہے

میں زیارت کے لیے جاؤں مدینے جب بھی
مجھ کو خضرٰی کی فضاؤں کی مہک آتی ہے

نعت لکھنے کے لیے گھر میں جہاں بیٹھوں میں تو
لوحِ دل پر سے عطاؤں کی مہک آتی ہے

حرف آئے نہ نبوت پہ عقیدہ سب کا
خونِ مسلم سے وفاوں کی مہک آتی ہے

جب مدینے کی فضاوں کا خیال آتا ہے
مجھ کو تا دیر صباؤں کی مہک آتی ہے

دینِ اسلام ضرورت ہو اگر تجھ کو مری
پھر تو قائم کی اناؤں کی مہک آتی ہے

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

معراج پر نبی ﷺ کی تشریف آوری ہے
ہر چیز کہکشاں کی بے داغ، انوری ہے

نبیوں کا سلسلہ ہو آقا ﷺ پہ اختتام
رب نے کہا محمد ﷺ میرا یہ آخری ہے

داڑھی سے اُن ﷺ کے در کی کر لوں اگر صفائی
دونوں جہاں سے بہتر یہ ایک نوکری ہے

میرا قلم رواں ہے لکھتے ہوئے نہ روک
سرکار ﷺ کی یہ مدحت گلریز شاعری ہے

تبلیغ سے بنایا انسان کو جو انساں
اسلام کی اسی سے دنیا میں برتری ہے

انسان کا بھلا ہو یہ آپ ﷺ نے سکھایا
پیغامِ مصطفیٰ ہی دنیا میں عبقری ہے

سرکار ﷺ کے گھرانے کا ذکر ہو سخن میں
اُس نعت سے بھی ظاہر شاعر کی دلبری ہے

سرکار ﷺ سے مجھے جو قائم ملا ہے رشتہ
وہ سلسلہ مبارک میرا بھی قادری ہے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مدینہ سے میری یہ محبت کمالِ ضو
جہاں میں کہاں دیکھی ہے اس کی مثالِ ضو
درِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر مل گیا ہے جسے رہنا
تو اُس کے مقدر میں نہیں ہے زوالِ ضو
بلالِ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ کو آ کر بتایا ہے
کسی اور کے در پر نہیں ہے مجالِ ضو
نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکرائے تو درخشاں ہوا منظر
فلک پر اسی سے مل گیا ہے ہلالِ ضو
غلامِ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیا ہے وردِ اَحد ایسا
وفا ہو گئی جس کی عطا سے بلالِ ضو
فلک کو سجایا رب نے معراج پر ایسے
فرشتے ہوئے حیراں جو دیکھا جمالِ ضو
جو رہتا ہو دَہلیزِ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سدا قائم
اُسے پھر کبھی ہوتا نہیں ہے ملالِ ضو

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اُن کی خوشبو کا اک جھونکا ہوتا
نوری ﷺ مولا کا میں دریا ہوتا
میرے گاؤں میں جب روضہ ہوتا
میرا گاؤں اُن ﷺ کا قریہ ہوتا
میری قسمت بھی کچھ ایسی ہوتی
میں بھی طیبہ میں ہی پیدا ہوتا
اُن کی راہیں میں بھی برسوں تکتا
دل بھی اُن ﷺ کا اپنا حجرہ ہوتا
مجھ پہ بھی ان ﷺ کے پاوں آ جاتے
ان ﷺ کے رستے کا میں ذرہ ہوتا
ان ﷺ کے حجرے کی ہوتا دھرتی میں
سر پر پاوں آتے، ایسا ہوتا
ایسا قسمت میں ہوتا قائم کی
کب سے دل ہے ایسا، ویسا ہوتا

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سُن ! خمارِ درود لیتا چل
دل ! نکھارِ درود لیتا چل

پل سے جانا ہے گر تجھے جنت
پاس دارِ درود لیتا چل

اس سے پہلے کہ تو خزاں دیکھے
چل ! بہارِ درود لیتا چل

عازمِ طیبہ اپنے چہرے پر
کچھ نکھارِ درود لیتا چل

جب مدینہ میں تیری آمد ہو
دل نثارِ درود لیتا چل

کچھ عمل میں مہک رچانے کو
مُشکبارِ درود لیتا چل

گر تُو خضرٰی میں نوکری چاہے
اقتدارِ درود لیتا چل

آخری ہے مرا نبی ﷺ مرسل
تاجدارِ درود لیتا چل

تو بھی قائم اجل کے آنے پر
افتخارِ درود لیتا چل

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

زلفِ احمد ﷺ سے مجھے رب نہ جدائی دیوے
چاہے بدلے میں کوئی ساری خدائی دیوے

میں کسی چیز کا طالب ہی نہیں ہوں یا رب
ہے دعا میری کہ تو مدح سرائی دیوے

صرف آقا ﷺ ہی خیالوں میں بسا رہنے دے
اُن ﷺ کو ایقان و دعا میری سنائی دیوے

جب کوئی نغمہ سرا ہو تو لگا ہے دل کو
جیسے سرکار ﷺ کی مدحت ہی سنائی دیوے

جب کسی پھول کی خوشبو مرے گھر میں آئے
مجھ کو سرکار ﷺ کے جلوؤں کی نمائی دیوے

میری پلکیں بھی درِ پاک ﷺ پہ جھاڑو ماریں
بس یہ ارمان فقط روز دہائی دیوے

میرے سرکار ﷺ کے در کی جو بھلائی چاہے
تو سدا اس کو خدا پاک بھلائی دیوے

اُن ﷺ کے حسنین کریمین کے دروازے کی
اُن ﷺ کے در کی بھی خدا پاک گدائی دیوے

جس طرف دیکھ لوں میں فضلِ خدا سے قائم
میرے سرکار ﷺ کا جلوہ ہی دکھائی دیوے

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جو نماز و اذاں میں بھی ہے جلی
آخری ہے یہی ﷺ خدا کا نبی

اب رسالت کا سلسلہ ہی نہیں
مانے ہر کوئی یہ خدا کا ولی

وہ کتابِ خدا میں ہیں خاتم
آیتوں میں رقم حروفِ جلی

جو اُنہیں آخری کہے ، مانے
اُس کی باتیں ہیں سب جہاں سے بھلی

جب سے مانا ہے آخری اُن ﷺ کو
ہر بلا زیست سے ہے میری ٹلی

اب مکمل ہوا ہے دین رب کا
یہ جلی بھی ساتھ میں بھی خفی

مجھ کو خاتم پہ شک نہیں قائم
اس لیے دل کی پُر فضا ہے گلی

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

علمِ آقا ﷺ کی ضیا دے کوئی
نعت گو مجھ کو بنا دے کوئی

لکھنے بیٹھا ہوں میں نعتیں ان کی
سارا قرآن لکھا دے کوئی

میں بھی آقا ﷺ کی زیارت کر لوں
دل کے پردے بھی اٹھا دے کوئی

دور دنیا سے ہو یہ جور و جفا
امن دنیا میں بسا دے کوئی

دل میں آقا ﷺ کی محبت سب کے
اب تو دھیرے سے بسا دے کوئی

میرے سرکار ﷺ کی حرمت پہ سدا
ساری دنیا کو ہلا دے کوئی

ہم مسلمان رہیں نام کے بس
ان ﷺ کی سیرت پہ چلا دے کوئی

پھر احادیث کا دورہ کر کے
من میں خوشبو کو ہوا دے کوئی

اتنی مقبول ہو مدحت قائم
ساری دنیا کو سنا دے کوئی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

بہت ناز اُن ﷺ کے اُٹھائیں گے عاشق
کبھی جب یہ نعتیں سنائیں گے عاشق

کسی بات پر وہ ﷺ اگر اِن سے روٹھے
بہت رو کے اُن ﷺ کو منائیں گے عاشق

طلب جب کریں گے یہ امت کے بندے
مدد مفلسوں کی کرائیں گے عاشق

وہ تشریف لائیں گے اک دن مگر جب
انہیں ﷺ دل ہی دل میں بلائیں گے عاشق

وہ میلاد کا دن جہاں جب بھی آئے
گلی اور کوچے سجائیں گے عاشق

سدا تیرگی کو بھگانے کی خاطر
یہ مشعل جہاں میں جلائیں گے عاشق

عمل کر کے سیرت پہ آقا ﷺ کی ہر دم
غلامی کی صورت مٹائیں گے عاشق

سریلے ترانے نبی ﷺ کے بنا کر
قیامت کے دن بھی یہ گائیں گے عاشق

نبی ﷺ آخری ہے نبی ﷺ آخری ہے
یہ قائم جہاں کو بتائیں گے عاشق

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

چشمِ پُر آب کا ہر درد گھٹایا جائے
اب مجھے پاک محمد ﷺ سے ملایا جائے

جو کہ حائل ہے ملاقات کے اندر پردہ
اب سر عام یہ پردہ بھی اٹھایا جائے

مشک و عنبر سے دَہن صاف کرو پھر مدحت
کا حسیں گیت زمانے کو سنایا جائے

ہم کسی اور کی الفت کے نہیں ہیں قائل
ذکرِ احمد ﷺ ہی سرِ بزم سنایا جائے

جب وہ ﷺ میلاد پہ تشریف مرے گھر لائیں
اُس گھڑی بَن میرے گاوں کا سجایا جائے

کوئی خوشبو تو لگائے کوئی نغمہ گائے
دف بڑی دھوم سے محفل میں بجایا جائے

اُن ﷺ کا پُر نور سا تصور ہی مجھے دے کوئی
دردِ فرقت کو مرے دل سے ہٹایا جائے

اُن فضاوں میں معنبر ہوں مری سانسیں بھی
اب کسی روز مدینے میں بلایا جائے

قادیانی کا ہر اک جھوٹ جہاں میں قائم
سب عیاں کر کے زمانے کو بتایا جائے

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

فیضانِ محمد ﷺ کا وہ حقدار نہیں ہے
جو شخص شریعت کا طلبگار نہیں ہے

سرکار ﷺ کریں بات تو گلریز ہے لہجہ
سرکار ﷺ کی گفتار سی گفتار نہیں ہے

جو میرے محمد ﷺ کی شفاعت کا ہے منکر
اس شخص کا رب پاک مددگار نہیں ہے

ہر وقت نہ سوچے گا جو خضرٰی کا نظارا
اس فرد پہ مدحت بھی لگاتار نہیں ہے

کردار کا جو شخص محافظ نہیں بنتا
وہ شخص مدینے کا سزاوار نہیں ہے

جو عشقِ نبی پاک ﷺ میں رہتا ہے سدا مست
درویش زمانے کا وہ بیکار نہیں ہے

حقدار نہیں وہ تو شفاعت سے پرے ہے
یاسین ﷺ کی سیرت کا جو حبدار نہیں ہے

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جس کے نیچے آپ ﷺ بیٹھے وہ شجر ہے محترم
اُس کی شاخیں محترم اُس کا ثمر ہے محترم

پھر سے جوڑا، کر کے ٹکڑے، اک اشارے سے قمر
آسماں پر وہ ستاروں میں قمر ہے محترم

ہر کوئی کرتا ہے گرچہ اس جہاں میں شاعری
نعت لکھنے کا مگر دل سے ہنر ہے محترم

پڑھ کے کلمہ مصطفٰی ﷺ کا ہر برائی چھوڑ دی
اُن دلوں پر ہو گیا ہے جو اثر ہے محترم

کوئی بھی غزوات میں جو کٹ گرا تھا آدمی
آپ ﷺ کی خاطر لڑا جو وہ جگر ہے محترم

ذکر جنت کا ہو یا چاہے جہنم کا کہیں
آسماں سے لوٹ کر دی وہ خبر ہے محترم

خواب میں حبدار دیکھی جس نے صورت آپ کی
تشنگی اُس کی رہی کب ، وہ نظر ہے محترم

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ساری دنیا میں ضیا کرتے گئے ہیں شاداں
لوگ احمد ﷺ کی ثنا کرتے گئے ہیں شاداں

جس نے دل سے مرے سرکار ﷺ کی عزت کی ہے
اُس کو سرکار ﷺ عطا کرتے گئے ہیں شاداں

جب کوئی شخص گیا در پہ سوالی بن کر
بالیقیں اُس پہ سخا کرتے گئے ہیں شاداں

جب کہیں آپ ﷺ نے یاروں کو دی آواز کبھی
جان وہ سارے فدا کرتے گئے ہیں شاداں

تیرگی دور ہوئی آپ ﷺ کی مدحت سے یہاں
روشنی صبح مسا کرتے گئے ہیں شاداں

جو تباہی کے دہانے پہ تھی ہستی بالکل
اُس کو تیار بقا کرتے گئے ہیں شاداں

جو امانت مرے سرکار ﷺ کے گھر میں رکھتے
اُس کو بھرپور ادا کرتے گئے ہیں شاداں

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اپنے آقا مصطفٰی ﷺ کی داستاں لکھ جاؤں گا
ہجر سے جو مل رہی ہیں سسکیاں لکھ جاؤں گا

جب گئے معراج پر وہ ﷺ بڑھ گ ئی یں تابانیاں
جو بنی نعلین سے وہ کہکشاں لکھ جاؤں گا

اک دفعہ اذنِ زیارت ہو اگر یا مصطفٰی ﷺ
پھر مدینے میں فقط دل کی فغاں لکھ جاؤں گا

سسکیاں بھرتے ہیں کیسے ، چھپ کے روتے ہیں یہ کیوں
آپ ﷺ کے سب عاشقوں کی بولیاں لکھ جاؤں گا

گھر کی چھت جن کو میسر ہی نہیں ہے یا خدا
اُن غریبوں کا محمد ﷺ سائباں لکھ جاؤں گا

اُمّتِ غافل کی خاطر مصطفٰی ﷺ کی آنکھ سے
گوہرِ نایاب برسے، بدلیاں لکھ جاؤں گا

بارگاہِ مصطفٰی ﷺ میں کس نے دامن بھر لیے
کس نے پھیلائیں ہیں اپنی جھولیاں لکھ جاؤں گا

میری مائیں پاکدامن مصطفٰی ﷺ کی بیبیاں
عورتوں پر مہرباں ہیں ضوفشاں لکھ جاؤں گا

دفن طیبہ میں ہوئے ہیں جب سے قائم مصطفٰی ﷺ
بعد اُس کے اِس زمیں کو آسماں لکھ جاؤں گا

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کتنے اچھے ستارے ہوئے ہیں
"آپ ﷺ جب سے ہمارے ہوئے ہیں"

رب کی بخشش کے حقدار بندے
اُن ﷺ کی نصرت سے سارے ہوئے ہیں

خوفِ محشر نہیں ہے انہی کو
جن کے آقا ﷺ سہارے ہوئے ہیں

وہ بگڑتے نہیں ہیں کبھی بھی
آپ ﷺ کے جو سنوارے ہوئے ہیں

کملی ﷺ والے کا وعدہ یہی ہے
نعت پر ہم تمہارے ہوئے ہیں

جب سے تھاما قسم سے نبی کو
گہرے پانی کنارے ہوئے ہیں

لکھنے والے نے لکھی ہیں نعتیں
کتنے اُن ﷺ کے شمارے ہوئے ہیں ؟

جب سے خضریٰ بسایا ہے دل میں
میرے اشعار پیارے ہوئے ہیں

ہو لعابِ دہن اُن ﷺ کا شامل
پھر وہ چشمے نہ کھارے ہوئے ہیں

جن کے بگڑے مقدر ہوں قائم
ٹھیک طیبہ سے سارے ہوئے ہیں

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

دھنک جس کو کہتے نہ دنیا تھکی ہے
وہ عکسِ تبسم سے اُن ﷺ کے بنی ہے

یہ اعجاز دیکھا ہے سیرت کا میں نے
چھٹی اُن ﷺ سے دنیا کی ہر تیرگی ہے

براقِ سفر بھیج کر اُن ﷺ کی خاطر
خدا اُن ﷺ سے کرتا رہا عاشقی ہے

ہوئی کہکشاں بھی منور اُنہی ﷺ سے
جو موجود اس میں عیاں دلکشی ہے

میں جاروب کش ہوں نبی ﷺ کی گلی کا
مرے ذوق سے بڑھ کے یہ نوکری ہے

اگر جائے کوئی مدینے میں اُن ﷺ کے
ضرورت اُسے پھر وہاں عاجزی ہے

ہمیں اپنے رب نے بتایا ہے کب سے
ہمارے نبی ﷺ کا زماں آخری ہے

بڑی دیر سے پوچھتا ہے یہ خادم
مری آستانے پہ کب حاضری ہے؟

نبی ﷺ پر جو قائم رقم کی ہے مدحت
منور، معتبر یہی شاعری ہے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جب سے نظر خدا کی ہے خیر الانام ﷺ پر
اس وقت سے مَلک ہیں درود و سلام پر

سرکار ﷺ کی تراشتا زلفیں جو ناز سے
لاکھوں سلامِ شوق ہیں بس اُس غلام پر

خوشبو رچی ہوئی ہے پسینے کی عطر میں
ایسا نہیں ہے اُن ﷺ سا کسی اوجِ بام پر

کوثر کا جام ہو گا چھلکتا وہاں پہ جب
بے تاب ہر نگاہ بس آقا ﷺ کے جام پر

معراج پر کیا ہے یہ رب نے ہی فیصلہ
محمود کا مقام ہو آقا ﷺ کے نام پر

کم ظرف اِس نگر کے اڑاتے ہیں گر مذاق
آقا ﷺ کا التفاتِ نگہ ہو کلام پر

ختم الرسل کی شان پہ جانیں فدا کریں
واجب یہی عمل بھی ہے بالکل غلام پر

مدحت کا ہو فروغ زمانے میں چار سو
ہر نعت گو کو رب نے لگایا ہے کام پر

اقصیٰ کے انبیا کا وہ جو اک امام تھا
قائم کے ہوں سلام کروڑوں امامؑ پر

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ثنائے نبی ﷺ ہر گھڑی ہے ہماری
موثر تبھی زندگی ہے ہماری

سجودِ خدا جو ادا ہو رہا ہے
اُنہی کا کرم بندگی ہے ہماری

جو نورِ نبی ﷺ کے وسیلے سے حاصل
ہوئی چارسو روشنی ہے ہماری

بتائی نبی ﷺ نے جو وحدت خدا کی
تبھی شرک سے بے رخی ہے ہماری

وہ ﷺ خوابوں میں آئیں زیارت کرائیں
حقیقت میں یہ حاضری ہے ہماری

مسلماں نے چھوڑا جو طرزِ نبی ﷺ کو
تو دنیا میں درگت بنی ہے ہماری

جو امت بنی ہے نبی ﷺ کے کرم سے
یہ دنیا میں قسمت بھلی ہے ہماری

بنایا وسیلہ ہے جب سے نبی ﷺ کو
تو ہر ایک مشکل ٹلی ہے ہماری

درودِ نبی ﷺ جب سے ہونٹوں پہ قائم
کلی دل کی تب سے کھلی ہے ہماری

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مصطفٰی چہرہ دکھا ہی دیں فقط
چشمِ نم میری بسا ہی دیں فقط

مصطفٰی ﷺ سے جو محبت ہو اگر
دردِ دنیا وہ مٹا ہی دیں فقط

جو بھی سیرت پر عمل پیرا ہوئے
چاہ رستے میں کُھدا ہی دیں فقط

جو بھی انساں کے لیے جیتے رہیں
پیڑ رستے میں لگا ہی دیں فقط

مصطفٰی ﷺ کے چاہنے والے سدا
آگ نفرت کی بجھا ہی دیں فقط

مصطفٰی ﷺ کے عاشقوں کی ہے ادا
شاد مفلس کو کرا ہی دیں فقط

جس نے قرآں ترجمہ سے پڑھ لیا
اپنے بچوں کو سکھا ہی دیں فقط

جن کو سرکارِ جہاں سے ہو لگن
آس رب سے وہ لگا ہی دیں فقط

دل میں قائم مصطفٰی ﷺ کہتے رہیں
دل کو بس طیبہ بنا ہی دیں فقط

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

محبوبِ ﷺ خدا کا ہر میلاد منانے سے
ملتا ہے سکوں مجھ کو اک نعت سنانے سے

گر شان گھٹائیں گے سب لوگ زمانے کے
گھٹتی ہی نہیں اُن کی یہ شان ﷺ گھٹانے سے

سرکار ﷺ کے دشمن کو ملکوت جلاتے ہیں
ملکوت نہیں تھکتے دوزخ میں جلانے سے

سرکار ﷺ کی خواہش پر اصحاب عمل کرتے
شاداں وہ ﷺ بہت ہوتے اک پیڑ لگانے سے

پُر کیف بہاروں میں پُر نُور ستاروں میں
سرکار ﷺ ہی ملتے ہیں بس آنکھ اٹھانے سے

انگلی سے بہائے ہیں سرکار ﷺ نے چشمے بھی
سیراب صحابہؓ کو کرتے تھے پلانے سے

سرکار ﷺ بہت روتے تکلیف جو دیتا تھا
حیوان ستانے سے، انسان رلانے سے

ادراک ہوا مجھ کو بس ایک یہی نقطہ
سرکار ﷺ نہیں ملتے پس چاند پہ جانے سے

معلوم ہوا قائم انسان کے رستوں سے
رب ناز اٹھاتا ہے پتھر بھی ہٹانے سے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جیسے قرآن میں ہے اُن ﷺ پہ بیاں
وہ قرینہ کہاں ہے مجھ میں کہاں ؟

مجھ کو لے چل خدایا شہرِ نبی ﷺ
جس میں ہر سو بہت حسیں ہے سماں

ہو سقم دور میری مدحت سے
اب تو مدحت خدا کرے بھی رواں

جو ثنائے نبی ﷺ جہاں بھی کریں
اُن کو رکھنا مرے خدا ہی جواں

زلفِ عنبر رچی ہے خوشبو میں
جس وجہ سے مہک گھلی ہے یہاں

جسمِ اطہر کا تھا نہ سایہ بھلا
کون کر سکتا ہے جمال عیاں

اُن سے ملنے کی جستجو ہے مجھے
ویسے ہر جا پڑے ہیں اُن کے نشاں

وہ بہاروں کا لطف لیتے ہیں
نوکروں کو نہیں گمانِ خزاں

پہلے قائم تو پڑھ درود ذرا
پھر دعا کے لیے رواں ہو زباں

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اُن کے نعلین پہ رکھا ہے خزانہ دل کا
تب ہی گلزار ہوا میرا ٹھکانا دل کا

میرے سرکار ﷺ زیارت کی اجازت دے دیں
آپ ﷺ سے اپنا جدا کہہ دوں فسانہ دل کا

اُن ﷺ کے اصحابؓ کہا کرتے تھے اکثر اُن سے
اب نہیں اور مناسب یہ لگانا دل کا

بس مجھے آپ سے ملنا ہے شفاعت کے لیے
اب کوئی غیر ہی سمجھے یہ بہانہ دل کا

دل سے ممکن ہے شب و روز ہی خضرٰی نکلے
مجھ کو ممتاز یہی رکھتا ہے پانا دل کا

میں خیالوں میں ہمیشہ ہی وہاں رہتا ہوں
آ گیا مجھ کو مدینے میں بسانا دل کا

جب ہے آیت "ورفعنالک ذکرک" دل میں
بھول سکتا نہیں بالکل بھی لگانا دل کا

میری سانسوں میں بسیرا ہے مرے احمد ﷺ کا
میرے آقا ﷺ نے سنا ہو گا ترانہ دل کا

لکھ رہا ہوں جو لگاتار یہ مدحت قائم
آ گیا کام صبح و شام رُلانا دل کا

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جب تلک پاک خدا کا یہ جہاں باقی ہے
اُن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نعلین کا دنیا میں نشاں باقی ہے

جب سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دنیا پہ حکومت کی ہے
تب سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شاہی کا زماں باقی ہے

اب تو خضرٰی سے مجھے دور نہیں ہے جانا
نورِ احمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ضیا بار سماں باقی ہے

جیسے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم محبت سے بلاتے سب کو
اُن کے جیسا ہو یہاں طرز، کہاں باقی ہے

اک سواری شبِ معراج فلک سے اتری
وہ نشاں دیکھ ستاروں میں عیاں باقی ہیں

خوب اسلام کے پرچار میں رہتے آقا ﷺ
گفتگو اُن ﷺ کی زمانے میں اذاں باقی ہے

وہ جو اذکار زمانے میں مسلماں کو دیے
اب تلک اُن کا مساجد میں بیاں باقی ہے

آسرا حشر تلک اُن ﷺ کا ملے گا ہم کو
جو یہاں اور وہاں پر ہے اماں باقی ہے

مجھ کو حبدار کہیں پر بھی ندامت نہ ہوئی
میری اوراد میں مشغول زباں باقی ہے

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

گُل و گلزار سے بڑھ کر ہمیں سرکار ﷺ کا طیبہ
ملا جنت کی خوشبو سے ہمیں سردار ﷺ کا طیبہ

جہاں خوشبو مگن دیکھی طوافِ مصطفٰی ﷺ کرتی
جہاں بلبل ہیں نغمہ خواں وہ ہے ضوبار کا طیبہ

ستاروں سے زمیں کے سب نظاروں سے لگے اچھا
خدا کے یار کا طیبہ مرے دلدار ﷺ کا طیبہ

کبوتر کی غٹر غوں ہے جہاں کرنیں بھی رقصاں ہیں
دھڑکتے دل محبت میں وہ رب کے پیار ﷺ کا طیبہ

مجھے سارے زمانے سے تبھی پیارا یہ لگتا ہے
مرے آقا کی یہ بستی مہک گفتار کا طیبہ

فضا جس کی مُقدس ہے جہاں وہ بات کرتے ہیں
وہاں پر پاک لب کھلتے تو ہے آثار کا طیبہ

جہاں گلیاں معنبر ہیں جہاں ذرے درخشاں ہیں
نبی ﷺ کا گھر بنا جس دم وہی مہکار کا طیبہ

پذیرائی جہاں پائی یہ مدحت میری لکھنے سے
خدا کے مصطفیٰ ﷺ کے دم سے ہے اظہار کا طیبہ

جہاں حسنین کھیلے تھے جہاں نعلین پڑتے تھے
جہاں رب رب وہ ﷺ کرتے تھے وہ ہر حبدار کا طیبہ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جب تلک اسمِ محمد ﷺ کی جلالت قائم
تب تلک ختمِ نبوت کی صداقت قائم

جب تلک ایک بھی مسلم کی ہے الفت قائم
تب تلک شہر محمد ﷺ کی زیارت قائم

ہم کو معراج کی عظمت سے یہ معلوم ہوا
مصطفٰی آپ کی امت کی شفاعت قائم

تا بہ افلاک ہیں مخلوقِ خدا کی الفت
تا قیامت یہ رہے سب کی رفاقت قائم

دور دنیا سے ہوئی تیرہ شبی جور و جفا
روشنی بُنتی رہے گی یہ صباحت قائم

سب کو قرآن سمجھنے کے لیے اک ناطق
ہر زمانے میں ضروری ہے اطاعت قائم

میں نے "لبیک" رسالت کی حفاظت میں کہا
ہر مسلمان کرے اس کی حفاظت قائم

سب مہک اُن کے پسینے سے گلابوں میں رچی
چاند کے نور میں اُن کی ہے وجاہت قائم

میری انساں سے حبدار محبت ہرپل
اک نبی ﷺ پاک کے دشمن سے عداوت قائم

صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مدینے کا اگر قسمت میں اک میرا سفر ہوتا
گزر اوقات بطحا کے اجالوں میں بسر ہوتا

زیارت پر نکلتا میں تو مارے شرم کے اکثر
نگاہیں ہی جھکا لیتا حرم سے جب گزر ہوتا

ابھی کہہ دے کوئی آ کر بلاتے ہیں تجھے آقا ﷺ
تو اتنا تیز میں جاتا مرے پیچھے قمر ہوتا

بلالِ مصطفٰی ﷺ آتے سفارش میری جب کرتے
مرا سرکار ﷺ کے پائے مبارک میں یہ سر ہوتا

اگر انگلی اٹھاتے وہ تو ہر غزوے میں سر دیتا
مرا شمس و قمر سے بھی مقدر تیز تر ہوتا

مجھے حسنین کا نوکر بنا کر پیش کر دیتے
تو میں سرکار ﷺ کے کہنے پہ حاضر سر بسر ہوتا

اگر سرکار ﷺ کے حجرے کا اک کنکر بنا ہوتا
تو میں قدمین میں رہتا تو اک تاباں گہر ہوتا

وہ جب غزوے میں تھکتے تھے تو عزت یہ مجھے ملتی
وہ جس کے سائے میں آتے اسی رہ کا شجر ہوتا

یہاں مفلس کو دیتے ہی نہیں عزت اٹک والے
مدینے میں اگر ہوتا تو یوں نہ در بدر ہوتا

میں گستاخِ نبی ﷺ کا سر اڑا سکتا اگر قائم
بشر میں بھی نڈر ہوتا بشر ایسا ظفر ہوتا

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نعتِ سرکار ﷺ سنائی ہے کہ سبحان اللہ
زندگی بھر جو کمائی ہے کہ سبحان اللہ

دیکھ کر مصطفوی شان ہوئے سب گویا
مظہرِ شانِ خدائی ہے کہ سبحان اللہ

مُردہ دل مدحتِ سرکار سے بیزار مگر
زندہ دل کی یہ کمائی ہے کہ سبحان اللہ

محوِ حیرت تھے بہت چاند ستارے اس پر
رب نے معراج کرائی ہے کہ سبحان اللہ

عرش تک خاص سواری کو جو مہمیز کرے
نور نے ایسے اُڑائی ہے کہ سبحان اللہ

تیرگی سارے زمانے سے مٹانے کے لیے
شمعِ اسلام جلائی ہے کہ سبحان اللہ

ایسے گزرے ہیں وہ ﷺ مابین عدو کے تب ہی
داد دشمن سے بھی پائی ہے کہ سبحان اللہ

مرحبا کہتے ہوئے دف پہ مدینے سب نے
نغمگی اپنی دکھائی ہے کہ سبحان اللہ

اُن ﷺ کو عزت سے نوازی جو خدا نے قائم
تخت سے اونچی چٹائی ہے کہ سبحان اللہ

سلام و مناقب

سلام بحضور امام حسین علیہ السلام

جب کربلا کی خاک پہ آئے حسین تھے
باطل کے جور و جبر پہ چھائے حسین تھے

غازی عَلَم اٹھائے گئے جو فرات پر
پانی کی رب سے آس لگائے حسین تھے

اسلام کی یہ کیسی لڑائی ہوئی کہ آپ
اصغر کو ساتھ اپنے اٹھائے حسین تھے

کانپا تھا حرملا بھی اٹھا کر کمان کو
معصوم پر جو تڑپے وہ ہائے حسین تھے

سینے کو چھید ڈالا تھا نیزے کے وار نے
دشمن کے وار سہنے وہ آئے حسین تھے

اسلام کی بقا مرے مولا کو تھی عزیز
تب ہی وہاں مصلا بچھائے حسین تھے

اکبر کے زخمی سینہ سے برچھی نکال کر
سینے سے اُس کا لاشہ لگائے حسین تھے

باطل سے تھی لڑائی تو سب بیبیوں کو ساتھ
کیوں ! کس لیے وہاں پہ وہ لائے حسین تھے؟

حبدار تھے یہ راز خدا کے حبیب ﷺ کے
کندھوں پہ جن کو اپنے اٹھائے حسین تھے

منقبت بحضور امام حسین علیہ السلام

ہوا جاودانہ ہے ابنِ علی کا
مرا دل دوانہ ہے ابنِ علی کا

علمدار لڑنے دیا نہ عدو سے
مزاج عارفانہ ہے ابنِ علی کا

پیا جس نے پانی بھی تیرِ ستم سے
وہ اصغر یگانہ ہے ابنِ علی کا

میں جس دن سے واقف ہوا ان کے گھر کا
"لبوں پر ترانہ ہے ابنِ علی کا"

وہاں پر فرشتے سلامی کو آئیں
جہاں آستانہ ہے ابنِ علی کا

فدایانِ کربل نے کردار دیکھا
بہت ہی سہانہ ہے ابنِ علی کا

جسے اب ارم کہہ رہے ہیں یہ بندے
وہی آشیانہ ہے ابنِ علی کا

یہ جب سے بنایا ہے میرے خدا نے
یہ تب سے زمانہ ہے ابنِ علی کا

شہادت پہ فائز جو اب تک ہے قائم
وہ شانہ بشانہ ہے ابنِ علی کا

منقبت مولا علی علیہ السلام

قلب حجرہ علی ولی کا ہے
اب مرا گھر یہ روشنی کا ہے

جس کا مولا ہوں میں، اسی کا علی
یہ تو فرماں مرے نبی ﷺ کا ہے

اب مرے گھر میں چارسو دیکھو
ذکرِ حیدر علی جلی کا ہے

نامِ حیدر کے بن کہاں کِھلتی
مسئلہ پھول کی کلی کا ہے

اک دوانے نے گوشت بھونا تھا
قصہ ملتان کی گلی کا ہے

میم اور عین کی یہ باتیں تھیں
جھگڑا کیوں پھر یہ مولوی کا ہے

کب نجف سے مرا گزر ہو گا
مسئلہ میری حاضری کا ہے

ذکرِ حیدر سے خوف کھاتے ہو
تجھ کو ڈر کیوں یہ ذاکری کا ہے

روشنی کے سفر میں اب قائمؔ
مرحلہ ایک عاجزی کا ہے

منقبت حضرت بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا

نبی ﷺ کے چمن کا نگیں فاطمہؑ ہے
کڑی مشکلوں میں متیں فاطمہ ہے

نبی تو امیں تھے قریش عرب کے
رسالت کی ہر دم امیں فاطمہ ہے

نظافت اگر دین کی دیکھنی ہو
تو مذہب کی روشن جبیں فاطمہ ہے

تو جنت میں جا کے ابھی دیکھ واعظ
نبی ﷺ ہیں جہاں پر وہیں فاطمہ ہے

وہ بضعتہ منی سنا ہے تو بولو
جہانوں سے بڑھ کر کہیں فاطمہ ہے

درخشاں مقام ولایت ہے ایسا
فلک ہے علی ہم نشیں فاطمہ ہے

درِ مصطفیٰ ﷺ پہ نگاہیں جھکا لو
کہ اس گھر کے اندر مکیں فاطمہ ہے

نبی ﷺ جیسی طاہر نبی ﷺ جیسی صادق
طہارت کا ایسا نگیں فاطمہ ہے

بنی جو نبی ﷺ کے معطر بدن سے
وہ یٰس کی آیت مبیں فاطمہ ہے

جو مشکل میں مشکل کشا ہے نبی ﷺ کی
وہ قائم جہاں سے بریں فاطمہ ہے

منقبت مولا علی علیہ السلام

یٰسین میں مبین امامت علی کی ہے
اتنی نہیں کسی کی جو عزت علی کی ہے

عترت بھی جس کی خوب ولایت بھی معتبر
لے کر خدا سے آئے ہیں قسمت علی کی ہے

یہ ایک ہی صحابیؑ اذنِ خدا سے جو
مشکل میں ہے نصیر یہ طنیت علی کی ہے

دی جس کی ماں کو رب نے اجازت کہ اُس کے گھر
دے دے جنم علی کا سعادت علی کی ہے

مرحب مزاج شخص کے بم سے ڈرا نہیں
میرے پسر میں دیکھ شجاعت علی کی ہے

جو شخص بھی ہوا ہے ولایت سے سرخرو
اس کے نصیب پر بھی عنایت علی کی ہے

پھر وہ نہیں ڈرے گا اجل خوف سے ترے
" پوشیدہ جس کے دل میں محبت علی کی ہے"

رمضان کے مہینے میں جس نے خدا کے گھر
پائی ہے بے نظیر شہادت علی کی ہے

مخمور ہوں ولائے علی کے میں نور سے
میری سخنوری میں صباحت علی کی ہے

حبدار کا عقیدہ یہی ہے ذرا سنو
تسلیم دل نے جو کی امامت علی کی ہے

خاتونِ جنت سیدہ فاطمتہ الزہرہ سلام اللہ علیہا

وہ صدق و صفا مصطفٰے فاطمہ
وہ خیر النسا پارسا فاطمہ

نبی ﷺ کا کوئی بھی نہیں اس طرح
کہ جیسے جگر ، دل ربا فاطمہ

بدن پاک ﷺ سے جو ہوئی ہے جدا
معطر معنبر ضیا فاطمہ

ضیا تیرگی دور کرتی گئی
نبی ﷺ کا وہ ایسا دیا فاطمہ

وفا جس کی فکرِ رسا سے عطا
وہ حُسنِ نبی ﷺ کی ثنا فاطمہ

وہ بَضعَۃُ مِنّی خفا جس سے ہو
نبی ﷺ بھی اُسی سے، خفا فاطمہ

ولایت اُسی کے ہے گھر کا دیا
جو وحدت سے ہے آشنا فاطمہ

کھٹن حال میں کی بسر زندگی
وہ پیکر ہے صبر و رضا فاطمہ

وہ قائم جو "اُمّ اَبیھَا " سخی
ہوئی ہے نبی ﷺ کو عطا فاطمہ